

شیخ العرب العجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

حضرت مدنیؒ کا وطن موضع اللہ داد پور ٹانڈہ ضلع فیض آباد ہے۔ ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ کو ضلع اُنڈ کے ایک قصبہ بانگرہ میں جہاں آپ کے والد ماجد سید حبیب اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر تھے، پیدا ہوئے، ۱۹ پشت پیشتر آپ کا خاندان ہندوستان آیا تھا۔ اپنے علم و تقویٰ کے لحاظ سے سادات کا یہ خاندان ہمیشہ ایک خاص عظمت اور شاہی زمانے میں ایک بڑی جاگیر کا مالک رہا ہے۔

ابتدائی تعلیم پرائمری سکول میں حاصل کرنے کے بعد عمر ۱۲ سال ۲ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ کو آپ دیوبند تشریف لائے، میزان الصرف میں داخلہ لیا، یہاں حضرت شیخ الہندؒ نے خاص شفقت و عنایت سے آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی، دارالعلوم کے نصاب کی تکمیل اور سات سال یہاں کے علمی ماحول میں گزارنے کے بعد جب وطن مآلوف تشریف لے گئے تو والد ماجد شوقِ ہجرت میں مدینۃ الرسول کے لیے رختِ سفر باندھ چکے تھے، آپ بھی والدین کے ہمراہ روانہ ہو گئے، روانگیِ حجاز سے قبل آپ حضرت گنگوہیؒ سے بیعت ہو چکے تھے، مکہ مکرمہ میں پیرومرشد کی ہدایت کے بموجب کچھ عرصے تک حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ قدس اللہ سرہ سے بھی کسبِ فیض کیا بعد ازاں مدینہ منورہ میں والد ماجد کے ساتھ مقیم ہو گئے ہر چند آپ نے ہندوستان سے ہجرت کا قصد نہیں فرمایا تھا تاہم والد صاحب کی حیات تک آغوشِ پدری کو چھوڑ کر ہندوستان واپس آنا پسند نہیں کیا۔

قیامِ مدینہ کے زمانے میں تقریباً دس سال تک مسجد نبوی میں درس حدیث کی خدمت تنگی اور عسرت کے باوجود تو کلا علی اللہ انجام دی، عموماً روزانہ ۱۲، ۱۲ گھنٹے تک مسلسل درس و تدریس کا مشغلہ جاری رہتا تھا۔ مختلف جماعتیں یکے بعد دیگرے حاضر ہو کر آپ کے فیضانِ علمی سے سیراب ہوتی تھیں، مسجد نبوی میں آپ کا درس حدیث وہاں کے تمام شیوخ حدیث سے زیادہ پسندیدہ اور مقبول تھا، اور اس کی شہرت نے مختلف اسلامی ممالک کے طالبانِ علم کی ایک بڑی تعداد کو آپ کے گھر جمع کر دیا تھا، حجاز کی مقدس سرزمین اور خاص مسجد نبوی

میں ایک ہندوستان عالم کی جانب اس قدر کشش اور قبول عام کا باعث آپ کے طریق درس کی اس خصوصیت کو سمجھنا چاہیے جو آپ کو دارالعلوم کے اساتذہ سے ورثہ میں ملی تھی۔ مدینہ منورہ کے قیام کے زمانے میں آپ کئی مرتبہ ہندوستان تشریف لائے اور حضرت گنگوہی سے خلعتِ خلافت موصول کیا۔ ۱۳۲۹ھ میں تقریباً ایک سال دیوبند میں قیام فرما کر تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۳۳۲ھ میں جب حضرت شیخ الہند حجاز تشریف لے گئے تو آپ ہی کے یہاں قیام فرمایا اور آپ ہی کے ذریعے سے ترکی کے وزیر جنگ اور پاشا اور جمال پاشا سے ملاقات فرما کر اپنی انقلابی سکیم اُن کے سامنے پیش کی تھی جب عربوں نے ترکوں کے خلاف بغاوت کی اور تشریف حسین نے حضرت شیخ الہند کو مگر قنار کمر کے انگریزوں کے حوالے کیا تو آپ بھی حضرت شیخ الہند کے رفقاء میں شامل تھے چنانچہ سواتین سال تک آپ کو بھی مالٹا میں جنگی قیدی کی حیثیت سے رہنا پڑا۔ ۱۳۳۸ھ میں جب مالٹا سے رہائی ہوئی تو آپ حضرت شیخ الہند کی معیت میں ہندوستان تشریف لائے، مالٹا سے واپسی کا زمانہ تحریکِ خلافت کے آغاز کا زمانہ تھا۔ آپ یہاں پہنچ کر حضرت شیخ الہند کی قیادت میں سیاست میں شریک ہو گئے، اس زمانہ میں آپ کی جادانہ اور سر فروشانہ قربانیوں نے مسلمانوں کے دلوں کو آپ کی عظمت و محبت سے لبریز کر دیا تھا۔ حضرت شیخ الہند کی وفات پر متفقہ طور سے آپ کو ان کا جانشین تسلیم کر لیا گیا، سیاسی کاموں میں شرکت و انجماک کے باعث آپ کو متعدد مرتبہ کئی سال تک جیل میں بھی رہنا پڑا۔ اور ملک کی آزادی کے لیے قید و بند کی ہوش رُبا صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔

۱۳۴۶ھ میں جب حضرت شاہ صاحب دارالعلوم سے مستعفی ہوئے تو آپ کے سوا جماعت دارالعلوم میں کوئی ایسی شخصیت موجود نہ تھی جو دارالعلوم کی اس مہتمم بالشان جگہ کو اس کے شایانِ شان پُر کر سکے، اس لیے اکابر کی نظر انتخاب آپ ہی پر پڑی، آپ کے زمانہ صدارت میں طلباء کی تعداد میں دو گنے سے بھی زیادہ اضافہ ہوا۔ اور خاص دورۂ حدیث کی جماعت میں تو یہ اضافہ تین گنے سے بھی متجاوز ہے۔ ۱۳۴۶ھ سے ۱۳۴۷ھ تک ۲۲ سال کی مدت میں آپ کے زمانہ صدارت میں ۸۳۴ طلباء نے دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ جب کہ حضرت مولانا مدنی کے عہد صدارت سے قبل فضلاء کرام کی تعداد ۵۱۴۷ تھی آپ کا درس حدیث مضامین کے تنوع اور جامعیت کے لحاظ سے دنیائے اسلام میں

فیضان بھی امتیازِ خاص رکھتا ہے۔

حضرت مولانا مدنی جے روزانہ کے مشاغل اور معمولات یہ تھے :-

نخاری کا درس ہوتا تھا۔ جو ۱۲ بجے تک جاری رہتا تھا۔

خوان پر ضرور موجود رہتے تھے۔

بقیہ صفحہ ۲۸ پر